



امام المناظرین صوفی محمد اللہ تاج اللہ تعالیٰ علیہ
حضور علامہ

ادارہ اشاعت العلوم
سن پورہ لاہور (پاکستان)

نام کتاب : سواد اعظم اور ابن سبیل مکی
 مصنف : امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دمارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 اشاعت : پنجم : شوال ۱۴۱۲ھ
 تعداد : اشاعت اول تا سوم : پانچ ہزار (۵۰۰۰)
 چہارم : دو ہزار (۲۰۰۰)
 پنجم : تین ہزار (۳۰۰۰)
 ہدیہ : ایصالِ ثواب بحق قبلہ صوفی محمد اللہ دمارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 (مصنف کتاب ہذا) اور دعائے خیر بحق معاونین ادارہ
 ناشر : ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ و سن پورہ لاہور - ۳۹

ملنے کا پتہ

خادم ادارہ اشاعت العلوم کرم پارک مصری شاہ، لاہور
 نوٹ : بیرونی حضرات دُور پے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

فہرست

- ۱۔ خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی جھلکی ملاحظہ ہو ۶
- ۲۔ مومن کامل کا مقام حدیث نمبر ۷
- ۳۔ حدیث نمبر ۸
- ۴۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۱۰
- ۵۔ وہابیہ نجدیہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ النور کی جالی مبارک کو ہاتھ لگانا اور چومنا بھی شرک ہے۔ ۱۲
- ۶۔ قطب الوجود سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا عمل ۱۳
- ۷۔ قاضی سمرقند کا عمل ۱۴
- ۸۔ فخر ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کا عمل ۱۵
- ۹۔ بھٹو صاحب پر بھی فتویٰ لگاؤ ۱۸
- ۱۰۔ تنبیہ ۱۹



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُؤَسِّلُهُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَ
أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اما بعد! یوں تو اس محسن حقیقی جل شانہ کے انسان پر اس قدر احسانات ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے۔ اور ایسی ایسی نعمتیں اپنے فضل و کرم سے انسان پر نچھاور فرمادی ہیں کہ اُن کو قیماً حاصل کر کے زندگی گزارنا دشوار تھا، لیکن اس دنیاوی زندگی میں ایک نعمت ایسی ہے، اگر انسان اس سے محروم ہو تو دنیا بھر کی تمام نعمتوں سے استفادہ بے کار۔ وہ نعمت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام کی پیروی کی سعادت ہے اور اس ہی سعادت کے حصول کے لیے ہر نمازی اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ عرض کرتا ہے۔

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
ترجمہ: (اے اللہ) ہم کو سیدھے راستہ کی ہدایت فرما۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے خاص انعام فرمایا۔

انعام والے لوگوں کی فہرست قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے:

أَعَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین پر خاص
العام ہے۔

پھر فرمایا:

وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا یعنی ان کا ساتھ بہتر ساتھ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے نماز ہی کے اندر انسان کے لیے راستہ متعین فرما دیا ہے۔
لہذا عقائد اور اعمال میں ان ہی حضرات کی رفاقت چاہیے جو عمل یا عقیدہ
ان برگزیدہ حضرات سے پایہ ثبوت کو پہنچ جائے اُس کی مخالفت کرنا سراسر
بے دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز بھی یہ ہی حضرات ہیں۔ ارشاد
باری تعالیٰ ہے۔

وَدِينُ الْعِزَّةِ لِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ
لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: عزت اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین
(کاملین) کے لیے ہے۔ لیکن منافق نہیں جانتے۔

ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے سچے غلاموں کے
سوا کوئی دوسرا انسان معزز نہیں خواہ وہ کتنے ہی عظیم ترین مقام کا رہنے
والا ہو۔

خواجہ کائناتؒ کی عزت کی جھلکی ملاحظہ ہو

گیارہویں صدی ہجری کے بزرگ عالم مدینہ منورہ احمد حسینی شافعی سمہودی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور تمام مقامات سے افضل ہے۔ حتیٰ کہ خانہ کعبہ شریف سے بھی“

اس بات پر تمام اُمت کا اجماع ہے اور یہ بات بھی مجمع علیہ ہے کہ باقی تمام شہروں سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ افضل ہیں۔ اس بات میں اختلاف ہوا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سے کون افضل ہے تو (اس سلسلے میں) عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر اور امام مالک بن انس رضی اللہ عنہما اور اکثر اہل مدینہ یہ فرماتے ہیں کہ خاص مقام کعبہ شریف کے علاوہ تمام مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ افضل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے علاوہ باقی مدینہ منورہ سے خانہ کعبہ افضل ہے۔

اس اجماع کو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور آپ سے پہلے قاضی ابو ولید باجی رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح خطیب بن جملہ اور اسی طرح ابو یمن بن عساکر اور دیگر بہت سے ائمہ دین نے نقل کیا ہے۔

امام تاج الدین فاکہی فرماتے ہیں کہ :

اکابرین اُمت کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی قبر انور روئے زمین کے تمام مقامات سے افضل ہے۔ حتیٰ کہ خانہ کعبہ سے بھی۔ میں کہتا ہوں (امام تاج الدین فاکہی) کہ قبر انور علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام آسمان کے مقامات سے بھی افضل ہے۔

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن عقیل حنبلی سے نقل فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور عرش سے بھی افضل ہے۔ قاضی القضاۃ سروجی حنفی فرماتے ہیں کہ میں نے حنفی مذہب کی پچاس کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ اُن میں مجھے یہ بات نہیں ملی کہ کسی عالم نے مذکورہ اجماع کا انکار کیا ہو۔

اکابر ائمہ دین کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور عرش سے افضل ہے۔ جس کو سعودی و لبنانی بُت قرار دے کر ایک مرتبہ گرا بھی چکے ہیں جس کا ثبوت انشاء اللہ تاریخ و بابہ نجد یہ میں پیش کیا جائے گا۔

مومن کامل کا مقام حدیث نمبر ۱

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالنَّكَعَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَكَ مَا أَطْيَبَ رِيحَكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور آپ فرماتے تھے کہ کعبہ تو کیا ہی پاکیزہ ہے

وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ
أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً
مِنْكَ ۝

اور کسی پاکیزہ تیری مہک ہے تو بڑی
حرمت والا ہے مگر قسم ہے اس ذات
کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی جان ہے ایک مومن کامل حرمت کے
اعتبار سے اللہ کے ہاں تجھ سے بڑھ
کر ہے۔

حدیث نمبر ۲

عَنِ ابْنِ عَسَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ نَظَرَ يَوْمًا إِلَى الْكَعْبَةِ
فَقَالَ مَا أَعْظَمَكَ وَمَا أَعْظَمَ
حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنِ أَعْظَمَ
حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى
مِنْكَ ۝

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک
دن خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ
کیسی عظمت والا ہے تو اور ایک
مومن (کامل) اللہ تعالیٰ کے نزدیک
تجھ سے زیادہ حرمت والا
ہے۔

ثابت ہوا کہ ولی اللہ کی حرمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک خانہ کعبہ سے
بڑھ کر ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خدامِ اولیاء اللہ کعبہ کے خدام سے زیادہ
عز و شرف والے ہیں۔ خانہ کعبہ کے خدام کفار بھی رہ سکتے ہیں لیکن ولی اللہ کا
خادم ہرگز کافر نہیں ہو سکتا۔

۱۔ ابن ماجہ شریف ص ۲۹ بوار النوار۔ اشرف علی تھانوی جلد ۱ ص ۵۴ ۲۔ ترمذی شریف جلد ۱ ص ۲۴

بوار النوار جلد ۱ ص ۵۴ اشرف علی تھانوی۔

خانہ کعبہ کے در و دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھنے والے شقی اور بد بخت ہی
 دُنیا سے رخصت ہوئے لیکن اولیاء اللہ کی صحبت میں بیٹھنے والے کے حق
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
 هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کی صحبت بد بخت
 نہیں رہنے دیتی۔

اس مختصر تمہید کو ذہن میں رکھیں اور ابنِ سبیل مکی۔ جسے پچھلے دنوں پاکستان
 بلا یا گیا، اُس کی گوہر فشانی ملاحظہ فرمادیں۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور بروز سہفہ ۶ مارچ ۱۹۷۶ء نے ابنِ سبیل
 صاحب کا خطبہ جمعہ کا ترجمہ شائع کیا ہے جس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ
 ابنِ سبیل صاحب نے فرمایا ہے کہ قبروں کو پوجنے اور اُن سے کچھ مانگنے
 کے رجحانات سراسر کفر ہیں۔

ابنِ سبیل صاحب کے نام کی مالا جھپنے والوں سے سوال ہے کہ پاکستان
 میں کون سی ایسی قبر ہے جو اللہ کی قبر کے نام سے موسوم ہے یا کون سا
 صاحبِ قبر ہے۔ جس کو یہ امت مسلمہ خدا سمجھ کر وہاں آتی جاتی ہو یا مزارات
 اولیاء اللہ سے عقیدت اور محبت اور وہاں کی حاضری ہی کفر ہے؟ اگر
 اولیاء اللہ کے مزارات سے استفاضہ اور استفادہ کفر ہے تو پھر وہابیہ نجدیہ
 کے سوائے روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں بلکہ اس کفر کے فتویٰ کی زد میں
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آتے ہیں۔

حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

قبر شریف پر آکر فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے لیے
 بارش طلب فرمائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اس صحابی کو خواب میں
 بارش ہونے کی بشارت دینا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔
 اگر ابن سبیل صاحب اپنے قول میں صادق ہیں تو اس صحابی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا عقیدہ

ابو جوزا اوس بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا
 لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر جاؤ اور اوپر سے چھت کھول
 دو۔ حتیٰ کہ قبر انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے۔ پس لوگوں نے
 ایسا ہی کیا۔ اس قدر بارش ہوئی کہ اس سال کا نام سال خوشگوار رکھا گیا۔
 ان موحدوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عقائد صحیحہ کے حامل ہیں یا تمہارے امام ابن
 سبیل صاحب مکی؟

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں ”وَلَوْ اَنْفَعَا اِذَا ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ“ (الان)
 کے تحت لکھتے ہیں۔

علماء کی ایک جماعت اس واقعہ کو نقل کرتی آئی ہے جن میں سے شیخ ابو منصور صباغ نے بھی اپنی کتاب میں عتبی سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ اُس نے کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔ میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو جائیں اور اللہ سے بخشش مانگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے لیے بخشش طلب فرمادیں تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائیں گے، میں آپ کی خدمت میں اپنے گناہوں کی بخشش مانگنے آیا ہوں اور آپ کی شفاعت چاہتا ہوں۔ اس کے بعد دیہاتی نے چند اشعار کہے اور چل دیا۔ مجھے نیند آگئی۔ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ جا اُس اعرابی کو بشارت دے کہ تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے۔“

ابوسعید سمانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن سے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اور بے ساختہ آپ کی قبر مبارک پر گر پڑا۔ مبارک مٹی اٹھا کر سر میں ڈالی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کے ارشادات سنے۔ اُن کو یاد کیا۔ اور جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اُس میں یہ بھی ہے وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ (الایت) بے شک میں نے خود پر ظلم کیا ہے اور آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ آپ میرے لیے بخشش طلب فرمادیں۔ قبر انور سے آواز آئی کہ تیرے گناہ بخش دیئے گئے۔“

اسے ایمان والو! بتاؤ کیا کوئی شخص سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں افعال کفریہ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اگر اعرابی کے مذکورہ افعال کفر ہوتے تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ضرور منع فرماتے۔ ایمان کو کفر اور کفر کو ایمان کہنا تو وہابیہ نجدیہ کا ہی خاصہ ہے۔ لَا يُؤْبَدُ فِي غَيْرِهِ۔

وہابیہ نجدیہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے روضہ انور کی جالی مبارک کو ہاتھ لگانا اور جو مناجاتی شریک ہے

مذکورہ بالا بات محتاج دلیل نہیں۔ کیونکہ حجاج حضرات کو اس کا عینی مشاہدہ ہے کہ نجدیوں کے سپاہی روضہ انور کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتے۔ شَرِكُ شَرِكُ کا لفظ ہر وقت ورد زبان رکھتے ہیں۔ اس کے خلاف صحابی رضی اللہ عنہ کا فعل ملاحظہ ہو ”داؤد بن ابی صالح کہتے ہیں کہ ایک دن مروان حاکم مدینہ نے دیکھا کہ ایک شخص قبر انور علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے۔ مروان نے اُسے ڈانٹا کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟ جب مروان نے اُس کے سامنے آکر دیکھا تو وہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے علم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں نہ کہ کسی پتھر بچے پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اُس وقت تک دین پر آنسو نہ بہانا جب تک اہل لوگ دین کے والی رہیں اور جب نااہل لوگ والی بن جائیں، پھر دین اس قابل ہو گا کہ اُس

پر آنسو بہائے جائیں۔

اگر مزار شریف کو ہاتھ لگانا یا بوسہ دینا شرک ہے۔ جیسا کہ نجدیوں کا گمان باطل ہے تو سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟ مذکورہ بالا روایت سے ایک بات تو یہ ثابت ہوئی کہ کسی بزرگ کے مزار پر حاضر ہونا، عین اُس صاحب مزار کی حاضری ہے جیسا مزار انور پر موجود صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ہوں۔

دوسری بات یہ ثابت ہو گئی کہ سکونِ قلب اور حصولِ برکت کے لیے مکرم و محترم مزار کو مس کرنا جائز ہے۔

تیسری بات یہ بھی ثابت ہو گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ حرمین شریفین پر کسی وقت نااہل لوگ بھی مسلط ہو جائیں گے۔

اس روایت نے اُن بعض لوگوں کے احمقانہ خیال کو بھی رد کر دیا، جو یہ کہتے ہیں۔ اگر سودیوں میں کوئی بُرائی ہے تو وہ حرمین شریفین پر حاکم کیوں ہیں یہاں تک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر تھا۔ اب ائمہ دین کا عمل ملاحظہ فرمادیں۔

قطب الوجود سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا عمل

شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے امام سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

کے مناقب میں تحریر فرماتے ہیں۔

”جاننا چاہیے کہ علماء اور دیگر حاجت مند لوگ ہمیشہ سے آپ کی قبر شریف کی زیارت کرتے ہیں اور آپ کے پاس آکر اپنی حاجتوں کے لیے آپ کو وسیلہ بناتے ہیں اور اس میں کامیابی پاتے ہیں ان میں سے ایک امام شافعی ہیں۔ جب آپ بغداد میں تھے آپ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں ابوحنیفہ سے تبرک حاصل کرتا ہوں اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھ کر آپ کی قبر کے پاس آتا ہوں اور وہاں اللہ سے دعا کرتا ہوں تو وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے“ ۱۷

قاضی سمرقند کا عمل

قطب قسطلانی شارح بخاری شریف اور حنفیوں کے امام مجدد علی بن سلطان قاری مکی رحمۃ اللہ علیہما لکھتے ہیں ۱۸

حافظ ابوعلی کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الفتح نصر بن حسن سمرقندی نے کہ ایک دفعہ ہمارے ہاں قحط پڑ گیا۔ بارش بالکل نہ ہوتی تھی اور اہل سمرقند نے کئی بار نماز استسقاء پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی۔ سمرقند میں ایک پرہیزگار شخص تھا اُس کی پرہیزگاری مشہور تھی۔ اُس نے قاضی وقت سے کہا کہ میرا خیال ہے

کہ آپ اور اہل سمرقند امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلیں وہاں جا کر طلب
باراں کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائے۔ قاضی صاحب نے ایسا ہی
کیا۔ خود اور اہل سمرقند کو لے کر امام بخاری کے مزار پر حاضر ہوئے۔

وہاں آکر لوگ قبر کے پاس کھڑے ہو کر خوب روئے اور صاحب قبر کے
وسیے سے بارش مانگی۔ پس اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس قدر بارش برسائی کہ ہم
سات روز تک وہاں سے واپس سمرقند نہ آ سکے۔ یہ واقعہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
کی وفات سے دو سال بعد کا ہے۔

اس واقعہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ مقبولان بارگاہ صدی کے وصال کے
بعد بھی اُن کا وکسیدہ پکڑنا جائز ہے۔ اہل اسلام کا اس پر عمل ہے۔ نجدی
وہابی اس کے بھی منکر ہیں۔

فخر سہد حضرت خواجہ معین الدین ہشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

پاکستان کے باشندگان سے یہ بات مخفی نہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ
جناب داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں کی طرف ایک چھوٹا سا حجرہ مبارک
ہے اور یہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے چلہ کی جگہ ہے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
چالیس دن اس مقام پر رونق افروز رہے ہیں اور جب صاحب مزار حضرت
داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فیضان سے خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی جھولی
بھر پور فرمائی (بھردی) تو خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے سید ناداتا گنج بخش

کی منقبت میں یہ شعر کہا ہے

گنج بخش فیض عالم ہنظر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کا ملاں را راہنا

ایمان والو! ایک طرف خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فعل ہے
اور دوسری طرف معزز مہمان ابن سبیل مکی کا فتویٰ کفر ہے۔ سوچو دونوں میں
سے راستی پر کون ہے؟

یہاں تک تو اہل سنت کی عظیم شخصیتوں کا ذکر تھا اب ذرا ہندی و بابیہ
کے جفاوریوں کی سنئے!

نام نہاد موحّدین کے پیشوا اسماعیل صاحب دہلوی اپنے پیرومرشد کو
نسبت چشتیہ کے حصول کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ہمارے حضرت (سید احمد بریلوی) ایک روز خواجہ خواجگان خواجہ بختیار
کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر مراقبہ فرمایا۔ پس
ہمارے حضرت اور خواجہ صاحب کی رُوح پر فوج کے درمیان ملاقات
ہوئی۔ خواجہ صاحب نے ہمارے حضرت کی طرف توجہ قوی فرمائی جس کے
سبب آپ کو نسبت چشتیہ حاصل ہو گئی۔

اے موحّدو! یہ تو فرماؤ کہ سید احمد صاحب بریلوی کسی حاجت کے
تحت خواجہ خواجگان بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گئے تھے یا
آوارہ گردی کرتے ہوئے وہاں گئے تھے؟

اگر مزارات اولیاء سے عقیدت اور محبت اور صاحب قبر سے طلب حاجت سراسر کفر ہے جیسا کہ تمہارے امام ابن سبیل مکی کا ارشاد ہے تو سید احمد اور اسماعیل دہلوی کے متعلق کیا فیصلہ دو گے؟

رشید احمد گنگوہی، قائم صاحب نانوتوی، اشرف علی تھانوی کے پیرو شکر جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا بھی فکر کیجئے۔

آپ فرماتے ہیں!

”فقیہ مرتا نہیں، بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر (امداد اللہ) کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہو گا جو زندگی ظاہری میں میری ذات سے ہوتا ہے۔ میں (امداد اللہ) نے حضرت (شیخ خود) کی قبر اقدس سے وہی فائدہ اٹھایا جو حالت حیات میں اٹھایا تھا۔“

موحدو! اگر تمہارا مہمان معظم و مکرم اور صادق اللسان ہے تو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بھرے بیڑے کی خیر نہیں، کیونکہ ابن سبیل صاحب کے نزدیک جو بات سراسر کفر ہے۔ پوری امت اُسے عین ایمان سمجھتی ہے۔

افسوس صد افسوس! صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سمیت پوری امت مسلمہ پر تمہارے امام صاحب فتویٰ جرط گئے اور تم فتنہ تکفیر کا الزام پھر بھی دوسروں کو دیتے ہو۔

چہ دلاور است و زد کہ بکف چراغ وارد
 اور یہ فتویٰ کفر اس وقت صادر کیا گیا ہے جس وقت پاک و ہند کی عظیم
 ترین شخصیت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک
 ہو رہا تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ حسد کی آگ میں جل بھن کر یہ فتویٰ صادر کیا گیا کیونکہ
 اُن دنوں لاکھوں کی تعداد میں مخلوق خدا داتا گنج بخش کے مزار پر انوار حاضری
 دے رہی تھی۔

بھٹو صاحب پر بھی فتویٰ لگاؤ

ملکت پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو کے
 متعلق کیا حکم ہے؟

ہمارے ملک کے وزیر اعظم جناب بھٹو صاحب نے سیدنا داتا گنج بخش
 کے ساتھ عقیدت اور محبت کا اظہار بایں طور کیا ہے کہ لاکھوں روپے صرف
 کر کے ایک سنہری دروازہ روضہ انور پر نصب فرمایا۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ زیارت کے لیے آنے والا ہر فرد جب اس
 عظیم الشان دروازے کو دیکھتا ہے تو بے اختیار کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دروازہ
 لگانے والے کو جزائے خیر دے۔ سبحان اللہ کیسی سعادت نصیب ہوئی

ۛ آج تو ہر کوئی بھٹو صاحب کے متعلق جیسی چاہے زبان استعمال کرتا ہے مگر اس کے دور

حکومت میں پاکستانی مجذوبوں کو دم مارنے کی بھی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ (ادارہ)

قیامت تک کے ایمان والوں کی دُعا میں خرید لیں۔ اگر مزارات اولیاء کی حاضری اور اُن سے عقیدت اور محبت حقیقتاً سراسر کُفر ہے تو جس نے کارِ خیر سمجھ کر یہ دروازہ لگایا ہے (اور یقیناً کارِ خیر ہے) اُس کے متعلق نجدی دہائی کیا فرمائیں گے؟ ابنِ سبیل مکی نے لاہور میں تو مزارات اولیاء کے متعلق زہر اُگلا ہے اور کراچی میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود و نصاریٰ کی پیروی قرار دیا ہے جس سے صاف واضح ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام کی توہین ہی نجدیوں کی توحید ہے۔

تنبیہ

ملکِ پاکستان میں اگر سیاسی دھاندلی ہو تو ہمیں اُس سے کوئی غرض نہیں یہ کام اہل سیاست کا ہے لیکن مذہبی دھاندلی ہرگز ہرگز برداشت نہ کی جائے گی، کیونکہ اس کا دفاع خدامِ دین کی ذمہ داری ہے۔ جمہوریت کا دور دورہ ہے ملک میں کوئی بھی حقوق سے محروم نہیں لہذا اگر کوئی عاقبت نااندیش شخص اہل سنت و جماعت کے جذبات سے یا عقائد سے کھیلنے کی کوشش کرے گا تو ہم اس کی سرکوبی کے لئے قوتِ قلم زبان کو استعمال کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔ ہمارے ملک پاکستان میں جس شخص کو یا جس جماعت کو اپنی عزت کی حفاظت مطلوب ہو اُسے چاہیے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آلِ پاک اور صحابہ کرام اور اولیاءِ عظام کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھے ورنہ اُن معظمین کے مقابلہ میں کسی کا کوئی احترام نہ ہوگا۔ فَمَا عَلَيْنَا إِلَّا نَبَاؤُ

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے روپ اور پرکشش انداز میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ ہر درد مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ خُدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور فری اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمائیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)